107544 ـ بہرہ فرقہ کے لوگ اور ان کے عقائد اور ان سے شادی بیاہ کا حکم

سوال

میرا سوال میری بیوی اور میرے متعلق ہے، ہمارا تعلق " بہرہ " فرقہ سے ہے یہ شیعہ گروہ سے تعلق رکھتا ہے اور انٹرنیٹ پر " مومنین ڈاٹ آرگو " اور " معلومات ڈاٹ کام " کے نام سے ویب سائٹ بھی ہے، میں اس فرقہ کی طرف منسوب تھا لیکن اللہ تعالی نے مجھے ہدایت دی اور میں صحیح دین پر آ چکا ہوں میں نے یہ شادی اپنے والدین کی خاطر کی کیونکہ وہ کہتے تھے یہ ایك اچھی لڑکی ہے، اور شادی کے بعد ہر دینی مسئلہ میں میری اطاعت کریگی.

میں نے قرآن و سنت سے بیان کرنے کی پوری کوشش کی لیکن ابھی تك وہ اس کا انکار کر رہی ہے، ہمارا سب سے بڑا اختلاف یہ ہے کہ: یہ عورت ـ اور عمومی طور پر یہ فرقہ ـ علی رضی اللہ تعالی عنہ یا حسین رضی اللہ تعالی عنہ سے مدد مانگتے اور ان کو وسیلہ بناتے ہیں.

میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ مثلا وہ یہ کہتے ہیں: اے اللہ مجھے حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے وسیلہ سے شفا عطا کر، یا میری مدد فرما، تو اس طرح حسین اللہ کے پاس جا کر اس کے لیے شفا طلب کرتے ہیں، تو اس طرح شفا مل جاتی ہے، یا پھر مطلوبہ مدد حاصل ہو جاتی ہے.

میری بیوی کی اس سے قبل عادت تھی وہ کہا کرتی ہے مدد یا حسین، یا پھر حسین مجھے شفا دو، یا مجھے بچا لو، میرے اعتقاد کے مطابق تو یہ شرک ہے، لیکن جب میں نے اس پر یہ واضح کیا کہ ایسا کرنا تو شرک ہے اس طرح وہ ایسا کرنے سے رك گئی، لیکن ابھی بھی وہ آئمہ کرام سے وسیلہ کی قائل ہے اور ان کے وسیلہ سے مانگتی ہے، اور بدعات و خرافات پر عمل کرتی ہے، کیا وسیلہ کی یہ قسم بھی شرك شمار ہوتی ہے ؟

کیا اللہ سبحانہ و تعالی نے کئی ایك آیات میں یہ بیان کیا ہے کہ ہم اس کے علاوہ کسی اور سے سوال نہ کریں ؟

جو کچھ وسیلہ وغیرہ جیسے فعل کرتی ہے کیا وہ شرک ہے تو کیا اس سے میری شادی صحیح ہے، اور کیا شرک کفر ہے، اور کیا کافرہ عورت سے شادی کرنا جائز ہے ؟

ان کے امام اور بڑے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے سامنے جھکا جائے، اور ان کی قدم بوسی کی جائے، اور قبروں پا جایا جائے، اور فوت شدگان کے سامنے بھی رکوع کیا جائے، اور ان کا اعتقاد ہے کہ یہ لوگ انہیں ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائینگے، اور یہ لوگ اذان میں علی رضی اللہ تعالی عنہ کا نام بھی لیتے ہیں، نماز میں تشہد کے دوران بھی علی رضی اللہ تعالی عنہ کا نام لیتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی کئی ایك بدعات پر عمل پیرا ہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایك بار علی رضی اللہ تعالی عنہ کا نام لے کر اللہ تعالی سے دعا کی تھی، اور اس کے علاوہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہم پر بھی سب و

شتم اور لعن طعن کرتے ہیں.
ان کا کہنا ہے: انہوں نے فاطمہ اور علی رضی اللہ تعالی عنہما کو تکلیف و اذیت دی تھی، میں نے جو کچھ اوپر بیان کیا ہے وہ بہت زیادہ خرافات میں سے بہت ہی قلیل سا ہے، اور اب تك ان لوگوں کو حج پر جانے اور اپنے طریقہ پر نماز ادا کرنے کی اجازت حال ہے، اور مکہ میں بدعات و خرافات کرنے کی کھلی چھٹی ہے.
میرے بھائی آپ سے گزارش ہے کہ میرے اس سوال کا جتنی جلدی ہو جواب دیں، کیونکہ اگر اس عورت سے میری شادی جائز نہیں تو میں زنا کر رہا ہوں! اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ مجھے اور مومنوں کو شرك اور ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھے، اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچائے، آمین یا رب العالمین.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

الموسوعہ الميسرة في الاديان و المذاہب و الاحزاب المعاصرة میں بہرہ کی تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے:

یہ فرقہ اسماعیلی مستعلي فرقہ سے تعلق رکھتا ہے جو کہ امام مستعلی اور اس کے بعد الآمر اور اس کے بعد اس کے بیٹے طیب کی امامت کے قائل ہیں، اسی لیے انہیں الطیبۃ بھی کہا جاتا ہے، یہ برصغیر پاك و ہند اور یمن کے اسماعیلی فرقے سے تعلق رکھنے والے افراد ہیں، انہوں نے سیاست ترك کر کے تجارت اختیار کی اور ہندوستان پہنچے اور ہندوؤں سے مسلمان ہونے والے افراد سے میل جول کے بعد یہ بہرہ کے نام سے معروف ہوئے ہیں، اور بہرہ قدیم ہندی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی تاجر ہے.

- امام طیب (525ھ) میں پردہ پوش ہوا، اور اس کی نسل سے اب تك کسی بھی امام کے متعلق کچھ معروف نہیں، حتی کہ ان کے نام تك غیر معروف ہیں، اور بہرہ فرقہ کے علماء کرام خود بھی ان کے متعلق کچھ نہیں جانتے.

- بہرہ میں دو فرقے ہیں:

1 - بہرہ داودیہ: یہ قطب شاہ داود کی طرف منسوب ہیں اور برصغیر پاك میں دسویں صدی ہجری سے پائے جاتے ہیں، ان کا مبلغ بمبئی میں رہتا ہے .

2 - بہرہ سلیمانیہ: یہ سلیمان بن حسن کی طرف منسوب ہیں، اور ان کا مرکز آج تك یمن میں ہی پایا جاتا ہے. انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ المیسرۃ في الادیان و المذاہب و الاحزاب المعاصرۃ (2 / 389).

دوم:

بہرہ کئی قسم کے منحرف عقائد پر مشتمل ہے اور یہ باطنی ہیں جو کہ شیعہ فرقہ میں سے ہیں، لیکن ان کا اپنے اماموں کے متعلق غلو رافضی شیعہ سے بھی بڑھ کر ہے، ذیل میں ہم ان کے چند ایك عقائد پیش کرتے ہیں:

1 - یہ مسلمانوں کی مساجد میں نماز ادا نہیں کرتے.

- عقیدہ میں ظاہری طور پر یہ سارے معتدل اسلامی فرقوں کے عقائد کے مشابہ ہیں.

3 - ان کا باطن کچھ اور ہے، یہ نماز تو ادا کرتے ہیں، لیکن ان کی یہ نماز اپنے امام اسماعیلی کے لیے ہوتی ہے جو طیب بن آمر کی اولاد سے ہے.

4 - باقی مسلمانوں کی طرح یہ بھی مکہ مکرمہ حج کرنے جاتے ہیں، لیکن ان کا کہنا ہے کہ کعبہ امام کا نشان ہے. انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ المیسرۃ (2 / 390).

ان کا اپنے اماموں کے بارہ میں غلو کرنے کی کئی ایك صورتیں ہیں: اس کو سجدہ بھی کرتے ہیں، اور سب مرد و عورت اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ چومتے ہیں، ہم ذیل میں اس سلسلہ میں مستقل فتوی کمیٹی کے جارکردہ بعض فتاوی جات ذکر کرتے ہیں:

1 - مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا:

بہرہ فرقہ کے بڑے علماء اس پر مصر ہیں کہ ان کی اتباع کی جائے اور جب بھی ان کی زیارت کی جائے تو ان کے سامنے سجدہ کیا جائے، کیا ایسا کوئی عمل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین کے دور میں پایا گیا ہے.

ابھی کچھ ایام قبل پاکستان کے ایك معروف اخبار (6 / 10 / 1977م) میں ایك بہرہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے شخص کی تصویر چھپی ہے جو اپنے ایك بڑے عالم دین کو سجدہ کر رہا ہے، آپ کی اطلاع کے لیے ہم اس کی فوٹو کاپی

بھی ساتھ ارسال کر رہے ہیں برائے مہربانی اس کے متعلق معلومات فراہم کریں.

كميٹی كے علماء كرام كا جواب تھا:

" سجدہ عبادات كی ان اقسام ميں شامل ہوتا ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے ليے مخصوص كی ہيں، اور يہ ايك قرب ہے جس كے ليے بندہ اپنے پروردگار اللہ رب العالمين كا قرب حاصل كرتا ہے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور يقينا ہم نے ہر امت ميں رسول بھيجا كہ (لوگو!) صرف اللہ كی عبادت كرو اور اس كے سوا تمام معبودوں سے بچو النحل (36).

اور ايك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور آپ سے قبل بھی جو رسول ہم نے بھيجا اس كی طرف يہی وحی نازل فرمائی كہ ميرے سوا كوئی معبود برحق نہيں پس تم سب ميری ہی عبادت كرو الانبياء (25).

اور ايك مقام پر ارشاد ربانی اس طرح ہے:

اور دن رات اور سورج و چاند بھی اسی كی نشانيوں ميں سے ہيں، تم نہ تو سورج كو سجدہ كرو اور نہ ہی چاند كو بلكہ سجدہ اس اللہ كے ليے كرو جس نے ان سب كو پيدا كيا ہے، اگر تمہيں اس كی عبادت كرنی ہے حم السجدۃ (37).

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں كو سورج و چاند كے سامنے سجدہ كرنے سے منع فرمايا، كيونكہ يہ دونوں تو اللہ كی نشانيوں ميں سے ايك نشانی اور مخلوق ہيں، اس ليے يہ نہ تو سجدہ كے مستحق ہيں، اور نہ ہی كسی اور عبادت كے مستحق ہيں.

بلكہ اللہ سبحانہ و تعالی نے تو يہ حكم ديا كہ وہ اللہ سبحانہ و تعالی جو كہ ان دونوں يعنی سورج و چاند كو بھی اور دوسری اشياء كو بھی پيدا كرنے والا ہے صرف اسی كے سامنے سجدہ ريز ہوں، اس ليے اللہ كے علاوہ كسی اور كو سجدہ كرنا حرام بلكہ يہ شرك كہلاتا ہے، لہذا كسی بھی مخلوق كے سامنے سجدہ كرنا صحيح نہيں.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

﴿ کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو ؟ اور ہنس رہے ہو ؟ اور روتے نہیں ؟ (بلکہ) تم کھیل رہے ہو، اب اللہ کے سامنے سجدے کرو، اور (اسی کی) عبادت کرو ﴾النجم (59 ـ 62).

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی اکیلے کو سجدہ کیا جائے، پھر اللہ عزوجل نے عموم بیان کرتے ہوئے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ ہر قسم کی عبادت صرف اللہ وحدہ کی لیے کریں اور عبادت میں کسی بھی مخلوق کو شریك مت کریں.

چنانچہ جب بہرہ فرقہ کے لوگوں کی حالت یہ ہے جیسا کہ سوال میں بیان ہوئی ہے: تو ان کا اپنے بزرگوں اور بڑوں کے سامنے سجدہ ریز ہونا ان کی عبادت ہے اور انہیں الہ بنانا ہے، اور انہیں اللہ کے ساتھ شریك بنانے کے مترادف ہے، یا پھر اللہ کے علاوہ انہیں معبود بنانا ہے، اور ان بزرگوں اور بڑوں کا اپنے فرقے کے لوگوں کو ایسا کرنے کا حکم دینا یا پھر ایسا کرنے پر ان بزرگوں اور بڑوں کا راضی ہونا اسے طاغوت بنا دیتا ہے جو اس کی بنفس نفیس عبادت کی دعوت ہے، اس لیے دونوں فریق یعنی تابع اور متبوع دوسرے معنوں میں جو سجدہ کر رہا ہے اور جو بزرگ سجدہ کروا رہا ہے دونوں ہی اللہ کے ساتھ کفر کا ارتکاب کر کے ملت اسلام سے خارج ہو گئے ہیں، اللہ محفوظ رکھے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 382 ـ 383).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

سب عورتیں اس کے ہاتھ اور پاؤں چومتی ہیں، کیا اسلام میں جائز ہے کہ عورت کسی غیر محرم عالم دین کا ہاتھ چھوئیں، یہ عمل کسی بڑے عالم دین کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ اس عالم دین کے خاندان کے سارے افراد کے ساتھ یہی عمل کیا جاتا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اول:

سوال میں جو یہ بیان ہوا ہے کہ بہرہ فرقہ کی عورتیں اپنے بڑے اور بزرگ عالم کے ہاتھ پاؤں چومتی ہیں، بلکہ عورتیں اس بزرگ کے خاندان کے سارے افراد کی قدم بوسی کرتی ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ ہی خلفاء راشدین سے ایسا ثابت ہے کہ عورتیں ان کی قدم بوسی کرتی ہوں؛ کیونکہ ایسا کرنے میں مخلوق کی تعظیم میں غلو ہوتا ہے جو کہ شرک کا ذریعہ بنتا ہے.

دوم:

کسی بھی مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی عورت سے مصافحہ کرے، اور نہ ہی اس کے لیے کسی عورت کے جسم کو چھونا جائز ہے؛ کیونکہ اس میں فتنہ و فساد اور خرابی پائی جاتی ہے؛ اور اس لیے بھی کہ یہ اس کا ذریعہ ہے جو اس سے بھی بڑا شر اور برائی یعنی زنا اور زنا کے وسائل ہیں.

اور پھر صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنے والی عورتوں کا اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے:

﴿ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب مومن عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریك نہ کریں گی، اور چوری نہ کریں گی، اور زنا کاری نہ کریں گی، اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی، اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیك کام میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی، تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کے لیے اللہ تعالی سے مغفرت طلب کریں، بیشك اللہ تعالی بخشنے اور معاف کرنے والا ہے ﴾الممتحنۃ (12).

عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا:

مومن عورتوں میں سے جو کوئی عورت بھی ان شروط کا اقرار کرتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے: " میں نے تجھ سے بیعت کر لی " یعنی کلام کرتے، اللہ کی قسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت میں کبھی بھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس طرح بیعت کیا کرتے تھے " میں نے تجھ سے اس پر بیعت لی "

متفق علیہ ، یعنی اسے صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے بیعت کرتے وقت مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے، بلکہ آپ صرف کلام کے ساتھ ہی بیعت کرتے حالانکہ مصافحہ کا تقاضا بھی موجود تھا، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت و عصمت بھی مسلمہ تھی، اور آپ کی بنسبت خرابی و فتنہ کا بھی کوئی خطرہ نہ تھا لیکن اس کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کرتے وقت عورت سے ہاتھ نہیں ملایا، اس لیے آپ کی امت کو تو بالاولی اجنبی عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، بلکہ یہ تو ان کے لیے حرام ہے، چہ جائیکہ عورتیں اس شخص اور اس کے خاندان کے باقی افراد کے ہاتھ پاؤں چومیں، صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میں عورتوں میں سے مصافحہ نہیں کرتا "

اسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ یقینا تمہارے لیے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے﴾الاحزاب (21).

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (2 / 383 - 385).

کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

بہرہ فرقہ کے بڑے عالم کا دعوی ہے کہ وہ اپنے مریدوں اور متبعین کی نیابت میں روح اور ایمان (یعنی دینی عقائد) کا کلی مالک ہے، اس کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟

كمیٹی كے علماء كا جواب تھا:

" اگر بہرہ فرقہ كا بڑا عالم وہ دعوى كرتا ہے جو سوال میں بیان كیا گیا ہے تو اس كا یہ دعوى باطل ہے، چاہے اس كا روح اور ایمان كا مالك ہونے كے دعوى سے مراد یہ ہو كہ ایمان اور روح اس كے ہاتھ میں ہیں وہ اسے جس طرح چاہے پھیر سكتا ہے، اور دلوں كو وہ جس طرح چاہے پھیر كر انہیں ایمان كى ہدایت دے یا پھر انہیں سیدھى راہ سے گمراہ كر دے، كیونكہ اس كا مالك تو صرف اللہ عزوجل ہے اور اس كے علاوہ كوئى بھى اس كا مالك نہیں؛ اس لیے كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

﴿چنانچہ جسے اللہ تعالى ہدایت سے نوازنا چاہے اس كا سینہ اسلام كے لیے كھول دیتا ہے، اور جسے وہ گمراہ كرنا چاہے اس كے سینے كو تنگ كر دیتا ہے، جیسے كوئى آسمان میں چڑھتا ہے،اسى طرح اللہ تعالى ایمان نہ لانے والوں پر ناپاكى مسلط كر دیتا ہے﴾الانعام (125).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى كچھ اس طرح ہے:

﴿ اللہ تعالى جس كو ہدایت دے تو وہ راہ راست پر ہے، اور جسے وہ گمراہ كر دے، تو اس كے لیے آپ كو كوئى راہنما اور كارساز ملنا ناممكن ہے﴾الكہف (17).

اس كے علاوہ اس موضوع كى اور بھى بہت آیات ہیں جو اس پر دلالت كرتى ہیں كہ اللہ سبحانہ و تعالى ہى دلوں كو ہدایت و گمراہى كى طرف پھیرتا ہے اور كوئى نہیں، اور اس لیے بھى كہ نبى كریم صلى اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" بندوں كے دل اللہ رحمن كى دو انگلیوں كے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہے انہیں پھیر دیتا ہے "

صحیح مسلم.

اور نبى كریم صلى اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دعا كیا كرتے تھے:

" يا مقلب القلوب ، ثبِّت قلبي على دينك "

اے دلوں كو پلٹانے والے میرے دل كو اپنے دین پر ثابت قدم ركھ.

اسے ترمذى نے روایت كیا ہے.

يا بہرہ فرقہ كے اس سردار اور بڑے نے روح اور ايمان كا كلى مالك ہونے سے يہ مراد ليا ہے كہ وہ اپنى جماعت اور افراد كے ايمان كا نائب ہے كہ صرف اس كا ايمان ہى كافى ہے اور انہيں ايمان لانے كى ضرورت نہيں، اور انہيں اس كا ثواب بھى حاصل ہو گا، اور وہ اس طرح عذاب سے بھى نجات حاصل كر ليں گے چاہے وہ برے عمل بھى كرتے رہے اور جرائم كے مرتكب ٹھريں، يہ اعتقاد تو قرآن مجيد ميں بيان كردہ عقيدہ كے خلاف ہے كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

 جو كوئى نيكى كرے تو اس كا اجر اس كے ليے ہے، اور جو وہ برائى كرے اس كا وبال بھى اسى پر ہے البقرة (286).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد ربانى كچھ اس طرح ہے:

 ہر شخص اپنے اپنے اعمال كا گروى ہے الطور (21).

اور ايك جگہ اللہ رب العزت كا فرمان اس طرح ہے:

 ہر شخص اپنے اعمال كے بدلے ميں گروى ہے، مگر دائيں ہاتھ والے، كہ وہ باغات و بہشتوں ميں بيٹھے ہوئے گنہگاروں سے سوال كرينگے، تمہيں كس چيز نے دوزخ ميں ڈالا ؟ المدثر (38 - 42).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

 جوئى كوئى بھى برا عمل كريگا اسے اس كى سزا دى جائيگى، اور وہ اللہ كے علاوہ كوئى بھى دوست نہيں پائيگا اور نہ ہى كوئى مدد گار، اور جو كوئى نيك و صالح علم كريگا چاہے وہ مرد ہو يا عورت اور وہ مومن ہو تو يہ لوگ جنت ميں داخل ہونگے، اور كھجور كى گٹھلى كے سوراخ كے برابر بھى ان كا حق نہ مارا جائيگا النساء (123 - 124).

اور رب ذوالجلال كا فرمان ہے:

 اور انسان كو وہى كچھ ملے گا جس كى اس نے كوشش و سعى كى ہو گى النجم (39).

اور ايك جگہ فرمايا:

 اور كوئى بھى جان كسى دوسرے شخص كا بوجھ نہ اٹھائيگا، اور اگر كوئى گراں بار دوسرے كو اپنا بوجھ اٹھانے كے

لیے بلائےگا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائیگا چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو ﴾فاطر (18).

اس کے علاوہ بھی اس موضوع کے متعلق بہت ساری آیات ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر انسان کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائیگا چاہے وہ برا عمل ہو یا اچھا، اور اس لیے بھی کہ صحیح حدیث میں رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں ﴾الشعراء (214).

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر فرمایا:

" اے قریش کی جماعت ۔ یا اس طرح کا کوئی اور کلمہ کہا ۔ تم اپنے آپ کو بچا لو میں اللہ سے تمہارے کچھ کام نہیں آؤنگا، اے عباس بن عبدالمطلب میں تجھے اللہ سے نہیں بچا سکوں گا، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ میں اللہ سے تیرے کچھ کام نہیں آ سکوں گا، اے فاطمہ بنت محمد تم میرے مال سے جو چاہو مانگ لو میں اللہ سے تیرے کچھ کام نہیں آؤنگا "

متفق علیہ.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 385 ـ 387).

اور یہ بھی دریافت کیا گیا:

اس کا دعوی ہے کہ وہ وقف کردہ املاك کا مالك کلی ہے، اور سب صدقات کا اس سے کوئی حساب و کتاب نہیں لے سکتا، اور وہ زمین پر اللہ ہے، اسی طرح ان کے بڑے اور بزرگ طاہر سیف الدین طاہر کا بمبئی ہائی کورٹ میں عدالت کے سامنے بھی یہی دعوی تھا، اور اسے اپنے پیروکاروں پر پوری قدرت ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

سوال میں جو بہرہ فرقے کے بڑے کا دعوی بیان کیا گیا ہے کہ " وہ سب وقف کردہ املاك کا مالك کلی ہے، اور وہ سب صدقات پر کوئی حساب نہیں دیگا، اور وہ زمین پر اللہ ہے "

یہ سب دعوے باطل ہیں، چاہے اس کی جانب سے ہوں یا کسی اور کی جانب سے صادر ہوئے ہوں: پہلا دعوی اس لیے باطل ہے کہ:

وقف کردہ بعینہ چیز کسی کی ملکیت نہیں ہوتی، بلکہ اس کا فائدہ اور نفع ملکیت ہوتا ہے، اور وہ اس طرح کہ جس کے لیے وقف کیا گیا ہو اس کا فائدہ اس کو دیا جاتا ہے کسی اور کو نہیں، اس لیے ان بہرہ کا بڑا اور سردار کسی بھی بعینہ وقف کردہ چیز کا مالك نہیں، اور نہ ہی وہ اس کے فائدے کا مالك ہے صرف اس کے فائدہ کے ملکیت اسی چیز کی حاصل ہو گی جو صرف اس کے لیے وقف کی گئی ہو اور وہ اس کا اہل بھی ہو.

رہا دوسرا دعوی کہ: اس کا محاسبہ نہیں کیا جا سکتا: یہ اس لیے باطل ہے کہ ہر شخص کو اس کے اعمال پر اس کا محاسبہ ہو گا کہ وہ صدقات و خیرات وغیرہ میں کس طرح تصرف کرتا رہا، یہ محاسبہ کتاب و سنت کی نص اور اجماع امت سے ثابت شدہ ہے.

رہا تیسرا دعوی کہ: وہ زمین میں اللہ ہے: یہ صریحا کفر ہے، اور جو کوئی بھی یہ دعوی کرے وہ طاغوت ہے جو اپنے آپ کو الہ بنانے اور اپنی عبادت کی دعوت دے رہا ہے، اور اس چیز کا بطلان تو ایسا ہے کہ یہ دین کی ضروری معلوم اشیاء میں شامل ہوتی ہیں اور ہر ایك کو اس کا علم ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (2 / 387 - 388).

کمیٹی کے علماء کرام سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

اس کا یہ بھی دعوی ہے کہ اسے اس طرح کے اعمال پر اعتراض کرنے والوں سے سوشل بائیکاٹ کرنے کا حق حاصل ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" اگر تو بوہرہ فرقے کے بڑے علماء کا یہی طریقہ اور اوصاف ہیں جو اوپر کئی ایك سوالات میں بیان ہوئے ہیں: تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کے ارتکاب کردہ شرکیہ اعمال پر اعتراض کرنے والوں سے برات کا اظہار کرے، بلکہ اسے تو ان کی نصیحت قبول کرنی چاہیے، اور اپنے آپ کو معبود و الہ بنانے سے باز آ جانا چاہیے، اور ایسے دعوؤں سے اجتناب کرنا چاہیے جو اللہ عزوجل کے لیے مخصوص ہیں، اور اللہ کے علاوہ کوئی اور اس سے متصف نہیں ہو سکتا: یعنی الوہیت، اور روح و دلوں کا مالك ہونا یہ سب اللہ عزوجل کے خصائص میں شامل ہے، اور اس کا اپنے ارد گرد افراد کو اپنی عبادت کی دعوت دینا، اور اس کے اور اس کے خاندان کے افراد میں غلو کرتے ہوئے ان کے سامنے عاجزی و انکساری سے جھکنا اور گڑگڑانے کی دعوت دینا بھی جائز نہیں.

بلکہ اس بڑے کے شرك و کفر پر اعتراض کرنے والوں کو چاہیے کہ اگر وہ اپنی گمراہی و ضلالت اور کفر و شرك سے باز نہیں آتا اور ان کی نصیحت قبول نہیں کرتا، اور نہ ہی وہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتا ہے تو وہ اس شخص اور اس کے پیروکاروں اور اس طرح کے دوسرے طاغوتوں اور طاغوت کی عبادت کرنے والوں سے براءت کا اظہار کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اور تم سب اکٹھے ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو ﴾آل عمران (103).

اور ایك مقام پر اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿ یقینا تمہارے لیے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالی اور آخرت کے دن کی توقع رکھتا اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے ﴾الاحزاب (21).

اور ایك مقام پر ارشاد ربانی کچھ اس طرح ہے:

﴿ اور يقينا ہم نے ہر امت ميں رسول مبعوث كيا كہ لوگو صرف اللہ كى عبادت كرو اور اس كے سوا تمام معبودوں سے بچو ﴾النحل (36).

اور ايك جگہ ارشاد بارى تعالى ہے:

﴿ اور جن لوگوں نے طاغوت كى عبادت سے پرہيز كيا اور اللہ كى عبادت كى طرف متوجہ رہے وہ خوش خبرى كے مستحق ہيں ميرے بندوں كو خوشخبرى سنا ديجئے جو بات كان لگا كر سنتے ہيں، پھر جو بہترين بات ہو اس كى اتباع بھى كرتے ہيں، يہى ہيں وہ جنہيں اللہ تعالى نے ہدايت سے نوازا اور يہى عقلمند ہيں ﴾الزمر (17 - 18).

اور ايك مقام پر فرمايا:

﴿ تمہارے ليے ابراہيم (عليہ السلام) اور ان كے ساتھيوں ميں بہترين نمونہ ہے، جبكہ ان سب نے اپنى قوم سے برملا كہہ ديا كہ ہم تم سے اور جن جن كى تم اللہ كے سوا عبادت كرتے ہو ان سب سے بالكل بيزار ہيں اور براءت كا اظہار كرتے ہيں، ہم تمہارے (عقائد كے) منكر ہيں، جب تك تم اللہ كى وحدانيت پر ايمان نہ لاؤ ہم ميں اور تم ميں ہميشہ كے ليے بغض و عداوت ظاہر ہو گئى ﴾الممتحنۃ (4).

حتى كہ اللہ عزوجل نے فرمايا:

﴿ يقينا تمہارے ليے ان ميں اچھا نمونہ (اور عمدہ پيروى ہے خاص كر) ہر اس شخص كے ليے جو اللہ كى اور قيامت كے دن كى ملاقات كى اميد ركھتا ہو، اور اگر كوئى روگردانى كرے تو اللہ تعالى بالكل بےنياز ہے، اور اسى كى حمد و ثنا ہے ﴾الممتحنۃ (6).

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفى.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ عبد اللہ بن قعود.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (2 / 388 - 389).

اور آخر میں مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

" اگر تو بہرہ فرقے کے بڑے اور رئیس اور اس کے پیروکاروں کا فی الواقع ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے سوالات میں بیان کیا ہے تو وہ لوگ کافر ہیں، اور وہ دین اسلام کے اصول و قواعد پر ایمان نہیں رکھتے، اور نہ ہی وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے راہنمائی لیتے اور اس پر عمل کرتے ہیں، اور ان سے کوئی بعید نہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالی اور اس کی کتاب اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سچا ایمان لانے والوں کو تنگ کریں جس طرح ہر امت کے کفار نے اللہ کی جانب سے ان کی ہدایت کے لیے مبعوث کیے گئے رسولوں کے ساتھ کیا اور انہیں ہر طرح سے تنگ و پریشان کیا.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 390).

بہرہ فرقے کے متعلق مزید تفصیلی معلومات کے حصول کے لیے خادم حسین الہی بخش کی کتاب " برصغیر میں مسلمان معاشرے کے انحراف پر مغربی فکر کے اثرات " کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے سب مسلمانوں کے لیے واضح ہو جاتا ہے کہ: بہرہ فرقے کی عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے، اور اسی طرح ان کے مردوں سے اپنی عورتوں کی شادی کرنا بھی حرام ہے، اور یہ فرقہ باطنی ہے جو اسلامی اصولوں کی مخالفت کرتا اور اسلامی بنیادوں کو گراتا ہے.

اور آپ کو بیوی کو چاہیے کہ یا تو وہ اس فرقہ سے مکمل طور پر واضح براءت کا اظہار کرے، اور جن فاسد عقائد پر وہ ہیں ان کی وجہ سے وہ انہیں کافر گردانے, وگرنہ آپ کا اس کے ساتھ رہنا حلال نہیں، اور آپ کا اس سے نکاح فسخ ہو گا، اور آپ کو اس کے کفر و ارتداد کا علم ہو جانے کے بعد اس کے ساتھ رہنا اور اس سے جماع کرنا زنا

شمار ہو گا، یہ یہودیہ اور عیسائی عورت کی طرح نہیں؛ کیونکہ وہ تو اہل کتاب میں شامل ہوتی ہیں، لیکن بہرہ فرقہ تو باطنی اور کافر ہے.

واللہ اعلم .